

شیخ العرب والعجم

علامہ سید
ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی
السندھی المکی رحمۃ اللہ علیہ کا

تاریخی خطاب
بمقام کلری لیاری کراچی ٭ تاریخ سنہ ۱۹۷۸ء

موضوع
اللہ کا سہارا مضبوط ہے
باقی
سب سہارے بے کار ہیں

ترتیب: مولانا عبداللطیف اختر مدرس جامعہ رحمانیہ سولجر بازار کراچی

حرکۃ الدعوۃ والجہاد جمعیت اہل الحدیث سندھ



نام کتاب : اللہ کا سہارا مضبوط ہے باقی سب سہارے بے کار ہیں

مصنف : فضیلۃ الشیخ بدیع الدین شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب : مولانا عبداللطیف اختر

صفحات : ۳۲

ناشر : حرکۃ الدعوۃ والجہاد، جمعیت اہلحدیث سندھ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ و نومٔن بہ ونتو کل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ نشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ نشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید

اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا فان کل محدثتہ بدعتہ و کل بدعتہ ضلالتہ و کل ضلالتہ فی النار من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد واھتدی ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل و غوی اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم من حمزہ ونفخہ نفثہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون (۲۵) وقالوا اتخذ الرحمن ولدا سبحنہ بل عباد مکرمون (۲۶) لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون (۲۷) یعلم مابین ایدیھم وما خلفھم ولا یشفعون الا لمن ارتضی وھم من خشیتہ مشفقون (۲۸) ومن یقل منھم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جھنم کذلک نجزی الظلمین (۲۹)

(سورۃ الانبیاء رکوع ۳۲)

محترم حاضرین مجلس

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

ہر ایک قانون و دستور کی کوئی نہ کوئی بنیاد ہوتی ہے جس پر وہ قائم رہ سکے۔ بنیادی مسئلہ اور بنیادی قانون دستور کا جتنا ہی مضبوط ہو گا اتنا ہی دستور قانون جو ہو گا مضبوط اور ہمہ گیر ہو گا۔ اسلام ایک نظام ایسا ہے جو کہ پوری دنیا کے لوگوں کے لئے ہے۔ اس کی بنیاد جو ہے وہ اللہ کی توحید پر ہے۔ جتنا ہی بنیاد مضبوط ہو گا اتنی ہی اسلام کو قوت اور شوکت حاصل ہو گی۔

اسلام کی قوت دنوں اور ڈے Day منانے سے نہیں ہوتی۔ اسلام کی عظمت یوم شوکت منانے سے نہیں ہوتی اور اسلام کی عظمت اور بنیاد جس چیز پر قائم ہے اسی چیز کے ساتھ وہ محفوظ رہ سکتا ہے اور زیادہ اس کی اشاعت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ توحید کے اندر بنیادی چیز یہ آتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو خالق اور پوری خلق کا خالق ہے لہٰذا پوری خلق پر اسی کا قانون چلے گا۔ اس کی حکومت ہوگی۔

ولا یشرک فی حکمہ احدا(۲۶)(سورۃ الکہف ع ۴)

وہ اپنی حکومت کے اندر کسی کو شریک نہیں بناتا۔ پس جب یہ بنیاد مضبوط ہوگی تو اسلام بھی مضبوط رہے گا اور اس کے ارکان پر عمل کرنا آسان رہے گا۔ توحید کے اندر جتنی بھی کمی آئے گی جتنی لچک آئے گی۔ اتنی ہی کمزوری اسلام میں ہوگی۔ اور اتنی ہی کمزوری اعمال کے اندر آئے گی۔ کیونکہ سب نیکیوں کی بنیاد توحید باری تعالیٰ ہے اور سب برائیوں کی بنیاد اللہ کے ساتھ شریک کرنا ہے۔ جتنے بھی گناہ اور برائیاں دنیا میں آپ دیکھ رہے ہو یا ان کے متعلق سن رہے ہو۔ ان سب کی اصل وجہ جو ہے وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ اور شرک کے ترک کرنے اور توبہ کرنے سے گناہوں سے بھی انسان توبہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے۔ جس آدمی کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ کے سوا میرا کوئی خالق یا مالک نہیں' اس کے سوا کوئی میرے لئے بچاؤ کا راستہ نہیں۔ وہ مجھے اگر پکڑنا چاہتا ہے کوئی چھڑوا نہیں سکتا' وہ اگر مجھے چھوڑنا بخشنا چاہتا ہے تو کوئی دنیا کی طاقت مجھے پکڑوا نہیں سکتی میں نے اگر عمل ٹھیک کئے تو اللہ کے ہاں مجھے اجر ملے گا اور گناہوں اور برائیوں کا بدلہ بھی وہاں ملے گا۔ میرے لئے کوئی سفارشی کوئی مددگار کوئی ولی' کوئی وسیلہ نہیں جس کے واسطے سے یا اس کے طفیل میری جان بخشی ہو۔ ایسا کوئی نہیں جب یہ عقیدہ انسان کے دل کے اندر آجائے گا تو وہ گناہ کرتے ہوئے ڈرے گا۔ برائی اگر اس سے ہوگی' خطا واقع ہوگی تو اس کو کپکپی لازم آئے گی۔ دل اس کا تڑپنے لگے گا۔ اللہ کے خوف سے' اور وہ کہے گا مجھے اللہ کے سامنے پیش ہونا

ہے۔ میں کیا جواب دے سکتا ہوں؟ کون میری طرف سے قیامت میں میری وکالت کرے گا؟ کون مجھے چھڑوائے گا بخشوائے گا؟ کون میری سفارش کرے گا؟ کون میرا وکیل بنے گا؟ قرآن کہتا ہے:

ھانتم ھٰؤلاء جادلتم عنھم فی الحیوۃ الدنیا فمن یجادل اللہ عنھم یوم القیمۃ ام من یکون علیھم وکیلا(۱۰۹) (سورۃ النساء ع ۱۶)

یہاں تو ایک دوسرے کی وکالت کرتے ہو' لیکن دوسرے کی طرف سے لڑتے ہو۔ لیکن بتاؤ؟ قیامت کے روز اللہ کے آگے تمہارے واسطے کون لڑے گا؟ کوئی تمہاری وکالت وہاں کرے گا؟ کون تمہارا بچاؤ کرے گا کوئی ہے؟ کوئی نہیں۔ ایسے عقیدے والے آدمی سے گناہ نہیں ہوگا۔ اور اگر ہوگا تو فوراً توبہ کرے گا اس کو اللہ کا خوف جو ہے اس پر غالب آجائے گا۔ فرمایا:

والذین اذا فعلوا فاحشۃ اوظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی مافعلوا وھم یعلمون(۱۳۵) (ال عمران ع ۱۴)

اللہ سے ڈرنے والے لوگ ان کی خاص صفت یہی ہے اگر ان سے کوئی گناہ ہو گیا۔ برائی ہو گئی۔ اپنے اوپر ظلم کر دیا۔ فوراً ان کو اللہ یاد آئے گا اللہ کا خوف' اللہ کی گرفت' اللہ کا عذاب' اللہ کی پکڑ دہشت اس پر چھا جائے گی۔ خوف ہوگا فوراً بھاگے گا اور وہ جانتا ہے کہ **ومن یغفر الذنوب الا اللہ** اللہ کے سوا کوئی بخشنے والا نہیں بھاگتا ہوا اللہ کے دروازے پر آئے گا۔ آکے اس سے معافی مانگے گا اور توبہ کرے گا اور اقرار کرے گا کہ آئندہ میں گناہ پھر نہیں کروں گا۔ پھر دوبارہ لوٹ کر اس قسم کی برائی نہیں کرے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔ لیکن اگر جس کا عقیدہ ہے کہ میرے سفارشی بھی ہیں' میرے بخشوانے والے بھی ہیں' میرے وسیلے بھی ہیں اس کے طفیل' ان کے واسطے سے ان کے وسیلے سے جان چھوٹ جائے گی۔ بخشی جائے گی۔ یہ آدمی اسقدر بے خوف سا ہو جاتا ہے۔ اس کو کوئی پرواہ

نہیں ہوتی ہے۔ اگر گناہ کرتا ہے اس کو ڈر نہیں ہوتا اس کو ندامت یا حسرت و افسوس نہیں ہوتا' توبہ کرنے کے لئے وہ تیار نہیں ہوتا گناہ چھوڑنے کی اس کو کبھی رغبت نہیں ہوتی کیونکہ اس کو پرواہ نہیں! کچھ بھی کیا؟ جو کچھ کرتا ہے گیارہ مہینے کرتا رہا بارہویں مہینے میں حلوہ پکالیا' میلاد کرلیا جان بخشی جائے گی۔ پیر صاحب کی گیارہویں کردی جان چھوٹ جائے گی۔ جو جانتا ہے کہ ایک پلیٹ پر جنت مل سکتی ہے اور وہ جہنم سے خلاصی مل سکتی ہے۔ وہ کیونکر خدا سے ڈرے؟ اور نیکیوں کی زحمت کیوں اٹھائے؟ پانچ وقت نماز کی حاضری کیونکر مسجد میں دے؟ اور عیاشی اور مکاری سے کیونکر بچے؟ وہ چاہتا ہے میں جو بھی کروں گا' پلیٹ دے کر بخشوالوں گا۔ کھیر دے کر جان چھڑوالوں گا۔ جب یہ اجمال اور تفصیل آپ کے سامنے آگیا' مسئلہ آپ کے سامنے واضح ہوگیا کہ ایک اللہ کے سوا کسی اور پر بھروسہ کرنا یہ مسلمان کا کام نہیں اور سب نیکیوں کی بنیاد یہی ہے کہ ایک اللہ پر بھروسہ کرے' ایک اللہ پر توکل کرے' ایک اللہ سے ڈرے' اسی کے ساتھ اس کی امیدیں وابستہ ہوں اور اسی کے سامنے پرستش کرے اور اس کو پکارے' اسی کو اپنا حاجت روا جانے' اور اسی کو اپنا مشکل کشا جانے۔ یہ وہ عقیدہ ہے جس سے انکے لئے نیکیوں کی راہیں کھل جاتی ہیں اور برائیوں کی راہیں ان کے لئے تنگ ہوجائیں گی۔ برائی کرنا ان کے لئے ایسا ہوگا' ایک پہاڑ کو توڑنا ہوگا لیکن اگر اتنی مشکل کے باوجود گناہ یا خطا واقع ہو بھی گئی اس کو ڈر ہوگا خدا سے بخشوائے گا اور توبہ کرے گا۔ لیکن اگر یہ بات نہیں ہوگی تو مشرک بے خوف ہوتا ہے۔ مشرک اللہ سے نہیں ڈرتا۔ شیطان اس کو اللہ سے بے خوف کردیتا ہے۔ دوسروں کا سہارا دکھا کر' مزاروں کا سبز باغ دکھا کر مردوں کا سہارا دے کر زندے سے بے خوف کردے اس سے بڑھ کر کوئی بے وقوف ہے؟ کمزور کے سہارے پر جو آدمی طاقت ور سے بگاڑے وہ بے وقوف ہے یا انسان ہے؟ سوچ کرو میری بات پر۔ ایک آدمی اس کے دو دوست ہیں۔ ایک دوست اس کا بہت بڑا قوی ہے' طاقتور ہے۔ ایک دوست اس کا کمزور ہے بے ہمت ہے بزدل ہے لیکن وہ بزدل کا زیادہ خیال کرتا ہے۔

اس سے اپنی بنا تا ہے طاقت ور سے بگاڑتا ہے۔اس بزدل کے سہارے پر اس کمزور بے ہمت کے سہارے پر وہ طاقت ور آدمی سے بگاڑتا ہے۔ یہ اس کی عقلمندی ہے؟ نہیں۔ اسی طرح ایک آدمی نزدیک ہے پڑوس میں رہتا ہے۔ ایک آدمی دور رہتا ہے۔ اس دور والے کے سہارے پر پڑوس والے سے بگاڑتا ہے وہ بڑا بے وقوف ہے!!! اگر یہ بڑا بے وقوف ہے جو دور والے کے سہارے پر نزدیک والے سے بگاڑتا ہے۔ کمزور کے سہارے پر طاقت ور سے لڑتا ہے تو اگر یہ بے وقوف ہے تو وہ کونسا عقلمند ہے جو کہ مردوں کے سہارے پر زندے سے بگاڑے ہاں!!! مردوں کے سہارے پر جو مرگیا۔

اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون(۲۱) (سورۃ النحل ع ۲)

قرآن میں آتا ہے۔ یہ مردے مرچکے ہیں زندے نہیں ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ اس مٹی سے کب اٹھیں گے۔ ان کے سہارے پر ان کے بل بوتے پر زندے سے جو کبھی مرتا نہیں۔

اللہ لاالہ الاھو الحی القیوم لاتاخذہ سنتہ ولا نوم(۲۵۵) (سورۃ البقرۃ ع ۳۴)

وہی ایک اللہ ہے جو ہمیشہ زندہ ہے دنیا کو قائم رکھنے والا ہے موت تو کیا؟ مرنا تو کیا؟ اس کو نیند اور اونگھ بھی نہیں آتی ہے۔ ان سب چیزوں سے نقائص سے پاک ہے تو اس زندے سے بگاڑ کر کس سہارے پر کس بل بوتے پر کس آسرے پر یعنی ایک مرجانے والے پر جس کی روح نکل چکی۔ ان کی آنکھیں دیکھنے سے بند ہیں۔ کان سننے سے بند ہیں۔ ہاتھ نہیں چل سکتے' پاؤں کام نہیں کرسکتے۔

الھم ارجل یمشون بھا ام لھم اید یبطشون بھا ام لھم اعین یبصرون بھا ام لھم اذان یسمعون بھا.....(۱۹۵) (سورۃ الاعراف ع ۲۴)

کیا ان کے پاؤں میں چلنے کی طاقت ہے؟ گھر آتے ہیں' شادی میں آتے ہیں' میت پر آتے ہیں' بیمار کو دیکھنے آتے ہیں نہ ان کے ہاتھ میں کسی چیز کے پکڑنے یا لینے یا دینے کی طاقت ہے نہ آنکھوں میں دیکھنے کی طاقت ہے نہ کانوں میں سننے کی طاقت ہے۔ یہ ساری

طاقتیں سلب ہو چکیں۔ روح کے نکلنے کے ساتھ یہ طاقتیں ختم ہو چکیں۔ جب ختم ہو چکیں؟ تو اس کے سہارے پر اللہ تعالیٰ سبحانہ وتعالیٰ جو ہمیشہ زندہ ہے اس سے بگاڑا جائے اس کی نافرمانی کی جائے۔ اگر وہ شراب حرام کرے' شراب سے منع کرے' شراب گناہ بتلائے' لیکن پھر بھی پیا جائے؟ کیونکہ حلوہ پکائیں گے جان چھوٹ جائے گی۔ زنا کو اس نے حرام کیا عام کیا جائے زنا کی بازاریں لگادی جائیں جس ملک کے اندر زنا کی دکانیں' زنا کا واپار (تجارت) ہو' زنا کی مارکٹیں ہوں بتاؤ!! اس ملک کا کیا حال ہوگا؟ اور یہ اتنا بڑا گناہ اللہ کی نافرمانی محض ان مردوں کے سہارے پر کی جائے۔ چلو جی کھیر پکائیں گے' گیارھویں والا سائیں جان چھڑا دے گا' اسی سہارے پر جوے کھیلو' اسی سہارے پر رشوت لے لو' اسی سہارے پر سود لے لو' اسی سہارے پر جھوٹ بولو' غیبت کرو' چوری کرو' ہر قسم کا ظلم اور برائی کرو۔ اسی کے سہارے پر۔ جن کاموں پر اللہ ناراض ہو' جن کاموں کو اللہ نے برا کہا ہو' جن کاموں پر اللہ نے جہنم کی دھمکی دی ہو۔ جن کاموں پر اللہ نے اپنی گرفت بتلائی ہو۔ اسی کاموں کو بے دھڑک کیا جائے۔ ان مردوں کے سہارے پر کہ یہ حلوے کھا کر ہماری جان چھڑائیں گے۔ بتاؤ!! اس سے بڑھ کر بے عقلی کیا ہو سکتی ہے؟ وہ سود کھلم کھلا کھایا جارہا ہے' کھلایا جارہا ہے جس کے متعلق قرآن مجید نے اتنے زبردست الفاظ فرمائے ہیں۔ کہ کسی گناہ کے لئے نہیں کہے۔ فرمایا:

یایها الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا مابقی من الربوا ان کنتم مومنین (۲۷۸) فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ.....(۲۷۹) (سورۃ البقرۃ ع ۳۸)

سورۃ البقرہ کے اڑتیس رکوع میں فرمایا' اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو' سود لینے سے باز آجاؤ جو لے چکے توبہ کرو آئندہ مت کچھ لو۔ کتنا ہی باقی ہو چھوڑ دو اپنا اصلی حق لے لو۔

لا تظلمون ولا تظلمون (۲۷۹) (سورۃ البقرۃ ع ۳۸) کسی کے ساتھ ظلم کرکے اپنے حق سے زائد مت لو۔ اور نہ تمہارے ساتھ ظلم ہونا چاہئے کہ تمہارے حق میں سے کمی کی جائے۔ تمہیں سود لینے کی منع ہے۔ اگر اس سے باز نہیں آتے ہو۔ **فاذنوا بحرب من اللہ و**

رسولہ- پھر تمہیں چیلنج ہے- تیار ہو خدا کی بھی تمہارے ساتھ لڑائی ہے اور خدا کے رسول ﷺ کی بھی تمہارے ساتھ جنگ ہے- سود خور کو جو سود سے باز نہیں آتا اللہ اس کو جنگ کا اعلان کرتا ہے- اس کے ساتھ لڑنے کا خود بھی جنگ کرتا ہے- خدا کا رسول ﷺ بھی جنگ کا اعلان کرتا ہے- لیکن تم بے خوف پڑے ہو کہ گیارہویں والے سائیں کے سہارے پر جو کئی صدیاں آج سے پہلے مرچکا ہے- یہی تو میں کہہ رہا ہوں کے زندے کے ساتھ بگاڑنا مردے کے سہارے پر بڑی بے وقوفی ہے! یہ نکتہ اللہ سبحانہ وتعالی نے دو لفظوں میں سمجھادیا فرمایا:

وتوکل علی الحی الذی لایموت.....(۵۸) (سورۃ الفرقان ع۵)

سورۃ الفرقان کے پانچویں رکوع کے اندر فرمایا

وتوک الحی الذی لایموت.

بھروسہ اگر تمہیں کرنا ہے' توکل رکھنی ہے' اعتماد رکھنا ہے' سہارا سمجھنا ہے- تو زندے پر رکھو مردے پر نہیں- پہلا مسئلہ:- پر بھروسہ رکھو مردے پر نہیں اور زندہ بھی ہر ایک نہیں' زندہ بھی ہر ایک نہیں؟ فرمایا وہ زندہ **وتوکل علی ال الذی لایموت** اس زندے پر بھروسہ کرو جو مرتا کبھی نہیں- جس پر موت نہیں آتی' جس پر فنائی نہیں آتی' جس کی شان موت سے بالا ہے وہ کون ہے؟

ک علیھا فان(۲۶) ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام(۲۷) (سورۃ الرحمن ع۲)

ہر ایک چیز کو دنیا سے فنا ہونا ہے- مگر اللہ کی ایک ذات باقی ہے- فنائیت سے پاک ہے- وہ ہے ایک جو مرتا نہیں فرمایا اس پر بھروسہ کرو جو مرتا نہیں- جو مرگیا وہ کیا کر سکتا ہے؟ زندہ جو ہے وہ آج نہیں تو کل یا پرسوں مرے گا لیکن وہ اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے- اس لئے اسی پر بھروسہ کرو اسی لئے سورۃ القصص کے آخر میں فرمایا:

ولا تدع مع اللہ الھا اخر لاالہ الاھو کل شئی ھالک الاوجھہ لہ الحکم والیہ

ترجعون(۸۸)(سورۃ القصص ع ۹)

فرمایا اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو ولا تدع مع اللہ الٰھا اخر اللہ کے ساتھ دوسرے کو مت پکارو کیوں؟ کہ لاالہ الاھو اس کے سوا کوئی الہ نہیں کوئی معبود نہیں کوئی داتا نہیں کوئی دستگیر نہیں کوئی مشکل کشا نہیں کوئی حاجت روا نہیں اللہ کے۔ فرمایا اس ایک اللہ کو پکارو لہ الحکم اسی کے ہاتھ میں بادشاہی ہے۔ فرمایا: کل شئی ھالک الا وجھہ کیوں؟ ہر ایک کو مرنا ہے ہر ایک کو فنا ہونا ہے۔ ہر ایک کو زندگی ختم کرنی ہے مگر ایک اللہ کی ذات ہے جو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ لہ الحکم اس کی بادشاہی ہے۔ والیہ ترجعون آخر اس کے پاس لوٹائے جاؤ گے۔ اسی کے سامنے پیش کئے جاؤ گے۔ تو یہ بہت ایک بے عقلی ہے؟ کہ احکم الحاکمین کو ناراض کیا جائے ان کے حدود کو توڑا جائے' ان کی شریعت کو توڑا جائے' ان کے قانون کو توڑا جائے' ان کے احکام کی پرواہ نہ کی جائے۔ ان کے فرائض کو بھلا دیا جائے جن باتوں کو جن کاموں کو اس نے حرام فرمایا ہے اس کی کوئی پرواہ نہ کی جائے بتاؤ!!! اس سے بڑھ کر اللہ کے ناراض کرنے کا کیا سبب ہو سکتا ہے؟ اللہ کو ناراض کر کے دوسروں کو راضی کرنا چاہتے ہو دوسرے کے سہارے پر؟ فرمایا: افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء انا اعتدنا جھنم للکفرین نزلا (۱۰۲) قل ھل ننبئکم بالا خسرین اعمالا (۱۰۳) الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا (۱۰۴) اولئک الذین کفروا بایت ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا (۱۰۵) (سورۃ الکہف ع ۱۲)

فرمایا ایسے بھی لوگ ہیں یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے بغیر ہم دوسروں سے اپنا رابطہ بنالیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جو اللہ کے دوست ہوں اور اللہ کے دشمن کو پناہ دیں۔ عبدالقادر جیلانی کو اللہ کا دوست سمجھتے ہو یا دشمن؟ تو پھر وہ شرابی کو کیسے پناہ دے گا' زانی کو کیسے پناہ دے گا' راشی کو کیسے پناہ دے گا!! اور چور اور ڈاکو کو کیسے پناہ دے گا۔ حرام خور' انسانوں کے خون چوسنے والا' عزتوں کو لوٹنے والا' عصمت پر حملہ کرنے والا' ان کی دولت کو لوٹنے والا' ان کی ہر ایک چیز پر حملہ کرنے والا اس کو وہ کیسے پناہ دے سکتا ہے؟ لیکن یہ نہ دینا پناہ اس کو یہ اس کے اخلاق کی بات ہے لیکن بات یہاں یہ کرنی ہے کہ؟ پناہ دینا کس کا کام ہے؟ یہ اللہ کا کام ہے۔ اس سے تم بگاڑ چکے۔ اب کیا مجال ہے کہ کسی اور کو پناہ دے سکے۔ کیا نام تھا پیر صاحب کا؟ عبدالقادر' عبدالقادر کی معنی دو لفظ ہیں۔ ایک ہے عبد ایک ہے القادر۔ القادر اللہ کا نام ہے ننانوے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ معنی کیا ہے؟ قدرت والا۔ عبد کے معنی بندہ یعنی قدرت والے کا بندہ وہ تو کہتا ہے کہ میں قدرت والے کا بندہ ہوں۔ تم نے اس کو قادر بنالیا۔ جو کام قادر کے ہیں وہ بندہ نہیں کر سکتا۔ سمجھ میں آیا۔ جب اللہ نے تم کو جن باتوں سے منع کیا تم نے پرواہ نہیں کی۔ اس کے ساتھ بگاڑ لیا۔ اس کی نافرمانی کی۔ اب تم چاہتے ہو کہ اس کے بغیر دوسرے بندوں کو ہم پکڑلیں یہ غلط کرتے ہو۔ اپنے آپ کو قرآن کہتا ہے برباد کرتے ہو۔ فرمایا اس طرح تمہاری ساری نیکیاں برباد ہو جائیں گی۔ حتی ترازو رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ترازو تک رکھا ہی نہیں جائے گا۔ ترازو ہوتا ہے تولنے کا۔ جب تمہاری نیکی ہی نہیں تو تولا کیا جائے گا؟ سمجھ میں آیا۔ تو ہم نے جس سے بنانا تھا اللہ کے ساتھ۔ اس کے ساتھ بگاڑ چکے۔ دوسروں کے سہارے پر۔ حالانکہ یہ بات اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ فرمایا: **یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء** (۲۸۴) (سورۃ البقرۃ ع ۴۰)

جس کو چاہے وہ بخش دے جس کو چاہے وہ عذاب کردے۔

واذا اراد اللہ بقوم سوء فلا مرد لہ وما لھم من دونہ من وال (۱۱) (سورۃ الرعد ع ۲)

سورۃ الرعد کے دوسرے رکوع میں فرمایا ہے جب اللہ کسی قوم کے لئے برائی کا ارادہ کرتا ہے' عذاب کا ارادہ کرتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اللہ کے حکم کو ٹال نہیں سکتی نہ اس کا کوئی ولی یا والی بن سکتا ہے۔

ام اتخذوا من دونہ اولیاء فاللہ ھو الولی وھو یحی الموتی وھو علی کل شیء قدیر (۹)(سورۃ الشوری ع۱)

سورۃ الشوری کے پہلے رکوع میں فرمایا او ولیوں کو پوجنے والو۔ بلکہ اللہ سے بڑھ کر تمہیں کونسا ولی ملے گا۔ جو تمہارے حیات و موت کا مالک ہو۔ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہو۔ وہ کونسا مسئلہ ہے جو اللہ سے نہیں بنتا جو تم دوسری جگہ تلاش کرتے ہو۔ جب یہ بات تمہارے سامنے آگئی تو پھر آپ سوچئے کہ ہم کر کیا رہے ہیں اس کے سوا کوئی راستہ نہین کہ ہم اللہ کے آگے اپنے گناہوں کی توبہ کریں۔ اپنی برائیوں سے باز آئیں۔ اللہ کے جتنے بھی انبیاء علیہم السلام دنیا میں آئے **صلوات اللہ علیہم وسلامہ اجمعین** ان سب نے دنیا کو یہ بتلایا کہ ایک اللہ کی پرستش کرو' ایک اللہ کو یاد کرو۔ یہ کسی نے ذمہ داری نہیں اٹھائی' یہ اللہ کے کسی ایک نبی علیہم السلام نے نہیں کہا کہ تم بھلے سارے کچھ کرتے رہنا اللہ کو بھلے تم ناراض کردو' بھلے اس کے نافرمان بن جاؤ' اس کی شریعت کو توڑ دو' اس کے قانون کی لاپرواہی کردو۔ لیکن ہمیں آپ چھڑوا دیں گے۔ ہم آپ کی مدد کریں گے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ کا دوست جو ہوگا وہ اللہ کے دشمنوں نافرمانوں کو کوئی پناہ نہیں دے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کہ اللہ کے دوست اللہ کے پیارے اللہ کے مخالفین کو پناہ دیں؟ یہ ناممکن ہے۔ وہ دوسرا ہے جو اللہ کے مقابلے میں کھڑا ہے۔ جو اللہ کے مقابلے میں کھڑا ہے جس نے کہہ دیا تھا کھلے لفظوں میں

لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا (۱۱۸)(سورۃ النساء ع۱۸)

جب ابلیس کو اللہ نے دھتکار دیا نکال دیا تو کیا کہا اس نے۔

اس نے صاف کہا **لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا** میں بھی تمہارے بندوں میں سے اپنا حصہ ضرور لوں گا۔تو آج برابر حصہ لے رہا ہے۔

ولقد صدق علیھم ابلیس ظنہ فاتبعوہ الا فریقا من المؤمنین(۲۰)(سورۃ سبا ع۵)

وہ جو اس کا گمان تھا۔اس کو تم سچا کر رہے ہو' جو اس نے کہا **لئن اخرتن الی یوم القیمتہ لاحتنکن ذریتہ الا قلیلا**(۶۲)(سورۃ بنی اسرائیل ع۳)

اس کی سارے اولاد کو تباہ برباد کروں گا چند لوگ بچیں گے۔اور تم نے اس کا گمان صحیح کر دیا۔کیونکہ اس کی پیروی کرتے ہو اور انہوں نے یہ تعلیم دی۔انبیاء علیھم السلام نے میں سے کسی نے اللہ کے سوا کوئی درگاہ نہیں بتلائی۔کسی اللہ کے نبی ﷺ نے کسی اللہ کے رسول علیھم السلام اپنی امت کو اللہ کے سوا کوئی درگاہ نہیں بتلائی فرمایا:

قل انی لن یجیرنی من اللہ احد ولن اجد من دونہ ملتحدا(۲۲)(سورۃ الجن ع۲)

سورۃ الجن کے دوسرے رکوع کے اندر فرمایا اے نبی ﷺ آپ اعلان کر دیجئے۔

قل انی لن یجیرنی من اللہ احد ولن اجد من دونہ ملتحدا(۲۲)(سورۃ الجن ع۲)

کوئی ایسی طاقت نہیں اگر خدا ناراض ہو جائے تو مجھے پناہ دے دے یا مجھے بچادے یا کہیں مجھے سر چھپانے کی جگہ ملے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔اور یہ اس کے سوا کہیں میں اپنے آپ کو بچا سکتا ہوں یا پناہ پا سکتا ہوں۔کوئی درگاہ نہیں۔اللہ کی درگاہ کس نے بتلائی نبی ﷺ نے۔اس نے اللہ کی درگاہ بتلائی فرمایا۔

ففروا الی اللہ انی لکم منہ نذیر مبین(۵۰) **ولا تجعلوا مع اللہ الھا اخر انی لکم منہ نذیر مبین**(۵۱)(سورۃ الذاریت ع۳)

سورۃ الذاریات کے تیسرے رکوع کے اندر فرمایا اے لوگو! بھاگ بھاگ جاؤ۔اللہ کے دروازے پر دوڑ جاؤ اللہ کے دروازے پر۔وہاں جا کے توبہ کرو۔اللہ کے دروازے پے لوٹ آؤ کوئی اور دروازہ نہیں بتلایا۔کوئی دروازہ نہیں بتلایا۔

وسئلوا اللہ من فضلہ......(۳۲)(سورۃ النساء ع ۵)

اللہ کی بھلائیاں اللہ سے مانگو۔

وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہ المؤمنون لعلکم تفلحون(۳۱)(سورۃ النور ع ۴)

سارے کے سارے اللہ کی طرف لوٹ آؤ اس کے آگے توبہ کرو' نبی ﷺ نے اللہ کے سوا کوئی درگاہ نہیں بتلائی۔ کسی ایک نبی نے دوسری درگاہ نہیں بتلائی۔ دوسرا شیطان بتلانے والا ہے۔ فلاں درگاہ پے جاؤ فلاں درگاہ پے جاؤ۔ یہ اللہ کے مقابلے میں جو بھی درگاہیں کھڑی کی گئی ہیں وہ شیطان نے کھڑی کی ہیں جنہوں نے کہا:

لا تخذن من عبادک نصیبا مفروضا(۱۱۸)(النساء)

تیرے بندوں سے میں بھی اپنا حصہ لے لوں گا۔ اور واقعی ڈبل حصہ لیا۔ بلکہ زبردست حصہ لیا۔ احکم الحاکمین عرش عظیم کا مالک ساتوں آسمانوں اور زمینوں کا مالک نیچے اوپر ہر چیز کو کھلانے پلانے والا ہر ایک چیز پر حکومت کرنے والا اس سے انسان کو باغی بنا کر اس سے انسان کو ہٹا کر اس کی درگاہ بھلا کر۔ لکڑیوں کے آگے مزاروں کے آگے۔ درختوں کے آگے' بتوں کے آگے' جانوروں کے آگے' صورتوں کے آگے' مورتوں کے آگے جھکایا اور بدنام اور ذلیل کیا۔ اللہ کے نبیوں نے یہ تعلیم نہیں دی۔ اور نہ کسی نے یہ دعوی کیا کہ تم اگر خدا سے بگاڑو ہم جان چھوڑا دیں گے۔ یہ کسی نے نہیں کہا۔ مسلم شریف کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خاندان کے لوگوں کو بلا بلا کے کہا نام نام لے کر کہا کہ:

انقذوا انفسکم من اللہ فانی لا املک لکم من اللہ شیئا کذا ابلغتکم

اے لوگو! جو بچنے کا طریقہ ہے راستہ ہے میں نے آپ کو بتادیا اب اپنے آپ کو جہنم سے خود بچاؤ! میں کچھ نہیں کر سکتا۔ پھر اپنے چاچوں کو بلایا

یا حمزۃ عم النبی ﷺ انقذ نفسک من اللہ یاعباس عم النبی ﷺ انقذ نفسک من اللہ فانی لکم من اللہ شیئا قد ابلغت

اے چچا عباس یہ نہ سمجھنا کہ میں نبی کا چچا ہوں اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کی کوشش کرو، میں نے بچنے کا راستہ تم کو بتلادیا، پیغام تم تک پہنچادیا کہ اور آگے کچھ نہیں کر سکتا۔ آخر اپنی بیٹی کو خطاب کرکے کہا:

یا فاطمۃ بنت محمد ﷺ انقذی نفسک من اللہ فانی لا املک من اللہ شیئا قد ابلغتک وسلی من مالی ماشئت

او بیٹی فاطمہ یہ نہ کہا یہ گمان نہ کرنا کہ میں نبی کی بیٹی ہوں مجھے کچھ نہیں ہوگا۔ جہنم سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنا میں نے پیغام پہنچا دیا اپنا حق ادا کردیا آگے میں کچھ نہیں کر سکتا یہاں دنیا میں جو چیز میرے پاس ہے تم لے کے جاؤ لیکن آخر میں کچھ نہیں کر سکتا لہٰذا میں نے راستہ بتا دیا۔ اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ! تو جب یہ عالم ہے؟ سید الاولین والاخرین کا اکرم الاولین و الاخرین کا جب یہ اعلان کردیتے ہیں تو بتاؤ! دوسرا کون ہے۔ جب ہم اللہ کی نافرمانی کریں گے۔ اس کی شریعت کو توڑیں گے، تو ہمیں وہ بچائے گا اور پناہ دے گا۔ بلکہ قرآن تو صاف کہتا ہے، قرآن مجید کھول کر دیکھو حافظ بیٹھے ہوں گے، ان سے پوچھ لو۔

سورۃ ال عمران کے تیرھویں رکوع میں فرمایا:

لیس لک من الامر شئی اویتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظلمون (۱۲۸) (سورۃ ال عمران ع ۱۳)

فرمایا اے نبی ﷺ تیرے اختیار میں یہ بات نہیں جس کو چاہے عذاب کرے جس کو چاہے روک دے۔ نہیں فرمایا یہ میرے اختیار میں ہے۔ **لیس لک من الامر شیء** یہ امر تیرے اختیار میں نہیں اور **او یتوب علیھم او یعذبھم** خدا چاہے ان پر توبہ قبول کرے یا ان کو معافی کردے یا ان کو بخش دے۔ لیکن یا چاہے تو ان کو عذاب کردے جو بھی چاہے کر وہ سکتا ہے یہ بات آپ کے ہاتھ میں نہیں سورۃ الزمر کے دوسرے رکوع میں فرمایا:

افمن حق علیہ کلمۃ العذاب افانت تنقذ من فی النار (۱۹) (سورۃ الزمر ع ۲)

فرمایا اے نبی ﷺ یہ بھی بھلا ہو سکتا ہے جس پر اللہ نے جہنم لکھ دیا ہو۔ **افمن حق علیہ کلمۃ العذاب** جس پر اللہ نے عذاب لکھ دیا ہے **افانت تنقذ من فی النار** وہ گویا جہنم میں پڑا ہے جس کو اللہ نے جہنم میں ڈال دیا۔ تو کیسے نکل سکتا ہے؟ اس کو اگر کسی کے ہاتھ میں ہوتا تو نوح علیہ السلام جیسا برگزیدہ پیغمبر اپنے بیٹے کو بچاتا۔ اگر کسی کے ہاتھ میں ہوتا تو ابراہیم علیہ السلام جیسا برگزیدہ پیغمبر اپنے باپ کو جہنم سے بچاسکتا۔ بڑی دعوتیں دیں' بڑی تبلیغ کی' بہت کچھ سمجھایا۔

یابت انی قد جاءنی من العلم مالم یاتک فاتبعنی اھدک صراطا سویا(۴۳) (سورہ مریم ع ۳)

اے باپ! اللہ کا دین میرے پاس آچکا ہے۔ پیغام آچکا ہے' تمہیں معلوم نہیں' میری پیروی کرو۔ میں تمہیں ٹھیک راستہ بتاؤں۔

یابت لا تعبد الشیطن ان الشیطن کان للرحمن عصیا(۴۴) (سورۃ مریم ع ۳)

او باپ شیطان کی اطاعت اور پیروی نہ کرو وہ اللہ کا دشمن اور نافرمان ہے۔

یابت انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطن ولیا(۴۵) (سورۃ مریم ع ۳)

میں ڈرتا ہوں کہ اگر تو اپنی نافرمانی پر قائم رہا' اللہ کا عذاب واقعی تم کو پہنچے گا پھر انسانوں کی جماعت سے نکل کر شیطان کے ٹولے میں چلے جاؤ گے۔ نہیں مانا۔ حدیث کے اندر الفاظ ہیں بخاری شریف کے اندر الفاظ ہیں قیامت کے دن بدشکل جانور بنا کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ ابراہیم (علیہ السلام) ادھر دیکھو؟ وہ چلائے گا' پکارے گا ابراہیم (علیہ السلام) مجھے چھڑواؤ' ابراہیم (علیہ السلام) میری مدد کرو بیٹا' مجھے بچاؤ۔ میری مدد کرو جو کہو گے میں مان لوں گا۔ کتنا زبردست صدمے کا مقام ہے۔ خلیل اللہ' ابو الانبیاء امام الانبیاء امام الناس **انی جاعلک للناس اماما**(۱۲۴) (سورۃ البقرۃ ع ۱۵)

جس کو اللہ نے پوری دنیا کا امام بنایا "اس کا باپ جہنم میں پھینکا جارہا ہے" اور وہ بڑی عاجزی کے ساتھ گڑگڑا کے کہہ رہا ہے' ابراہیم (علیہ السلام) میرے واسطے کچھ کرو۔ بیٹا میرے لئے کچھ کرو۔ میں مر رہا ہوں۔ تو ابراہیم علیہ السلام کہتا ہے کہ باپ! اس دن کے لئے میں چلاتا تھا۔ تیرے سامنے بار بار تمہیں نصیحت کرتا تھا بار بار تمہیں بلاتا تھا بار بار تمہیں کہتا تھا اس دن کے لئے جو کچھ تھا میں نے زور لگایا۔ تمہیں سمجھایا تو نہیں مانا اب میں کیا کرسکتا ہوں؟ آخر **فیوخذ بقوائمہ فیلقی فی النار**

(صحیح بخاری ج ۱ ر ۴۷۳ باب قول اللہ عزوجل **واتخذ اللہ** ابراہیم خلیلا الایۃ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

اس کو ٹانگوں سے پکڑ کر جہنم میں ڈالا جائے گا بیٹے کے سامنے اگر کوئی بچاسکتا تھا اگر کوئی بچاسکتا تھا؟ تو نوح علیہ السلام' لوط علیہ السلام اپنی بیویوں کو بچاتے۔ سورۃ التحریم کے دوسرے رکوع میں فرمایا:

ضرب اللہ مثلا للذین کفروا امرات نوح و امرات لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتھما فلم یغنیا عنھما من اللہ شیئا وقیل ادخلا النار مع الداخلین (۱۰) (سورۃ التحریم ع ۲)

نوح علیہ السلام لوط علیہ السلام اللہ کے نیک اور صالح بندے برگزیدہ پیغمبر دونوں کی بیویوں نے دین کو قبول نہیں کیا۔ انہوں نے اس بات میں خیانت کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **فلم یغنیا عنھما من اللہ شیئا** دونوں انبیاء علیہم السلام اپنی بیویوں کو کچھ بھی کام نہیں آسکے۔ اللہ کے ذرہ برابر عذاب سے ان کو بچا نہیں سکے۔

وقیل ادخلا النار مع الداخلین دونوں کو حکم ملا تم بھی چلی جاؤ جہنم میں۔ سمجھ میں آیا۔ اگر کوئی بچاسکتا تھا؟ تو یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کو بھائیوں سے بچاتا۔ لیکن بادشاہ کا جلال دیکھئے۔ اپنے معبود کو پہچانو؟ اور مردوں کو پوجنے والو؟ مٹی کو پوجنے والو؟

دھول کو پوجنے والو؟ گوبر کو پوجنے والو؟ جانوروں کو پوجنے والو؟ سورج اور چاند کو پوجنے والو؟ لکڑی اور درختوں کے پتوں کو پوجنے والو؟ آنکھ کھول کے بتاؤ!! خدا کے واسطے انصاف کرو؟ کتنی زبردست بات ہے ایک طرف یعقوب علیہم السلام جیسا برگزیدہ پیغمبر۔ قرآن اس کی تائید کرتا ہے۔ حدیث اس کی تائید کرتا ہے۔

الکریم بن الکریم بن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم (صحیح بخاری ج۱ ر۴۷۹ باب قولہ ام کنتم شہد آء اذ حضر یعقوب الموت الا یۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما)

خاندان پورا سلسلہ برگزیدوں کا، پورا سلسلہ ان لوگوں کا جو اللہ کے ہاں مقرب بندے ہیں ایسا خاندان پھر بڑے ایک علم والا قرآن خود کہتا ہے **وانہ لذو علم لما علمنہ....(۶۸)** (سورۃ یوسف ع۸) بہت بڑے علم والا تھا یعقوب علیہ السلام اس کا یہ حال ہے کوئی خبر نہیں۔ بادشاہ کا جلال دیکھئے۔ بھائی بھائی کو پکڑ کر کنویں میں ڈال رہے ہیں۔ ڈالنے کے وقت اللہ کا پیغام پہنچتا ہے۔ یوسف علیہ السلام کے پاس۔ فرمایا:

واوحینا الیہ لتنبئنھم بامرھم ھذا وھم لایشعرون(۱۵) (سورۃ یوسف ع۲)

سورۃ یوسف کے دوسرے رکوع کے اندر فرمایا جب بھائیوں نے کنویں میں ڈالا

فلما ذھبوا بہ واجمعوا ان یجعلوہ فی غیبت الجب(۱۵) (سورۃ یوسف)

جب انہوں نے مشورہ کیا کھڈے، گڑھے کے اندر ڈال دو۔

فلما ذھبوا بہ واجمعوا ان یجعلوہ فی غیبت الجب و اوحینا الیہ لتنبئنھم بامرھم ھذا وھم لایشعرون(۱۵)

اسکے طرف وحی بھیج رہا ہے۔ کہ یوسف (علیہ السلام) غمگین نہ ہونا' ہمت نہ ہارنا' ڈر نہ کرنا۔ ہم تیرے نگہبان ہیں' ہم تیرے محافظ ہیں۔ عنقریب وہ وقت آئے گا۔ یہ ہی بھائی تیرے سامنے کھڑے ہوں گے تو ان کو بتائے گا کہ تمہیں وہ دن یاد ہے۔ کس طرح مجھے کنویں میں تم لوگوں نے پھینکا۔ عنقریب وہ دن آنے والا ہے۔ وہ وقت آئے گا کہ تیرے سامنے یہ کھڑے ہوں گے تو ان کو بتائے گا تم نے میرے ساتھ کیا کیا تھا۔ چنانچہ وہ وقت آیا جب قحط سالی کا وقت آیا وہ غلہ لینے آئے۔ وہاں پہنچے ہاتھ جوڑ کر عاجزی سے التجا کر رہے ہیں۔ پکار رہے ہیں۔

یاایھا العزیز مسنا واھلنا الضر وجئنا ببضاعۃ مزجۃ فاوف لنا الکیل وتصدق علینا ان اللہ یجزی المتصدقین(۸۸) (سورۃ یوسف ع ۱۰)

سورۃ یوسف کے دسویں رکوع کے اندر فرمایا تو وہ کہنے لگے کہ اے بادشاہ' اے حاکم وقت' ہم بڑی مجبوری کی حالت میں ہیں' ہم بھوکے مر رہے ہیں۔ ہمارے پاس پیسے بھی نہیں ہم جھوٹے اور بیکار۔ چند پیسے کھوٹے لے آئے ہیں۔ ہم پر مہربانی کرو۔ ہم کو پورا غلہ دے دو۔ اگرچہ ہمارے پاس پیسے جو ہیں کھوٹے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم کو پورا غلہ دے دو بلکہ اور ہم پر کوئی صدقہ کردو ہم مر رہے ہیں ہم بھوکے مر رہے ہیں۔ **مسنا واھلنا الضر** ہم اور ہمارے بچے جو پیچھے پڑے ہیں وہ بھوکے مر رہے ہیں۔ ہم تکلیف میں آگئے ہیں۔ بھائی تھا' جب یہ حال دیکھا تو اس سے رہا نہ گیا فوراً کہہ دیا:

ھل علمتم ما فعلتم بیوسف واخیہ....(۸۹) (سورۃ یوسف ع ۱۰)

او بھائیو کچھ وہ دن بھی یاد ہیں تم نے یوسف (علیہ السلام) کے ساتھ کیا کیا۔ اس کے بھائیوں کے ساتھ کیا کیا۔ جب یہ بات سنی اور غور سے دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ تو وہ ہی یوسف (علیہ السلام) ہے تو کہنے لگے:

ءانک لانت یوسف....(۹۰) تو یوسف (علیہ السلام) ہے!!!

قال انا یوسف و ھذا اخی قد مّن اللہ علینا انہ من یتق و یصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین (۹۰)

ہاں ہاں میں یوسف (علیہ السلام) ہوں- یہ میرا بھائی ہے- ہمارے صبر اور تقویٰ اور پرہیزگاری کا یہ نتیجہ ہے کہ اللہ نے ہمیں یہ درجہ دیا ہے- تو ادھر کہتا ہے- اے یوسف (علیہ السلام) گھبرانا نہیں- ادھر گڑھے میں ڈالا جا رہا ہے- ادھر پیغام آتا ہے وحی آتی ہے-

و اوحینا الیہ لتنبئنھم بامرھم ھذا و ھم لا یشعرون (۱۰)

یوسف (علیہ السلام) گھبرانا نہیں- عنقریب وہ وقت آئے گا کہ تو ان کو یہ دن یاد دلائے گا- یاد دلایا نا؟؟

میرے کہنے کا مطلب تھا- بیٹے کو گراتے وقت تو بتلاتا ہے کہ ہم تمہیں بچائیں گے- تمہاری نگرانی کریں گے تو گھبرا نہیں- باپ ادھر رو رہا ہے- اس کو نہیں بتلاتا کہ بیٹا کنویں میں پڑا ہے جا کر نکال لو- اس کو نہیں بتلاتا- بیٹا جاتا ہے بکا جاتا ہے- بیٹا بکتا ہے- یوں پھر رفتہ رفتہ فوڈ کمشنر بنتا ہے- پورے مصر کا غلہ اس کے قبضے میں آتا ہے- پھر بادشاہت کے تخت پر بیٹھتا ہے- وہ ادھر بادشاہ بنا ہوا حکمرانی کر رہا ہے اور وہ رو رو کر وہاں نابینا ہو رہا ہے-

و تولی عنھم و قال یاسفی علی یوسف و ابیضت عینہ من الحزن فھو کظیم (۸۴)

(سورۃ یوسف ع ۱۰)

رو رو کے یوسف (علیہ السلام) کو یاد کرتے کرتے آنکھیں سفید پڑ گئیں یعقوب (علیہ السلام) کو اندھا کر دیا- خدا کے جلال کو دیکھو ایک برگزیدہ پیغمبر باپ بوڑھا رو رہا ہے- رو رو کے اندھا ہو رہا ہے- بیٹا تخت پر بیٹھا ہے- بتلاتا نہیں کیوں روتا ہے- وہ تو بادشاہ بنا ہوا ہے؟ جلال کو دیکھو جو چاہے سو کرے

یفعل مایشاء....(۴۰) (سورۃ آل عمران) **لا یسئل عما یفعل**....(۲۷) (سورۃ الانبیاء)

کوئی پوچھنے والا نہیں- کس کو جرات ہے؟ یعقوب علیہ السلام کو جرات ہوئی؟ خدا کا

ووھبنالہ اسحق ویعقوب کلا ھدینا...(۸۵)(سورۃ الانعام ع ۱۰)

ہادی تھا قرآن اس کو ہادی کہتا ہے یعقوب علیہ السلام کو۔

واذکر عبدنا ابراہیم واسحق ویعقوب اولی الا یدی والابصار (۴۵) انا اخلصنھم بخالصتہ ذکری الدار (۴۶) وانھم عندنا لمن المصطفین الاخیار (۴۷)(سورۃ ص ع ۴)

خدا کے برگزیدے خدا کے ہاں بہتر اور فضیلت والے خدا کے ہاں آنکھوں اور کانوں والے ان کے ہاتھ اللہ کے کام میں چلنے والے ان کی آنکھیں اللہ کے دین کو دیکھنے والی بصیرت والے' ہدایت والے' طاقت والے' دین والے' ایمان والے' ان کا یہ حال ہے خدا کے سامنے جو جرات نہیں ہو سکتی مولا؟ مجھے یوسف (علیہ السلام) دیکھا کیوں نہیں دیکھاتا؟ یہ کہہ نہیں سکا وہ بیٹھا ہے بادشاہت پر۔ مجھے اندھا کیوں کیا ہے؟ نہیں جب آنکھیں ملیں بیٹے کے پاس پہنچا شکر اللہ کا کیا۔ لیکن!! یہ عتاب نہیں کیا۔ مجھے اتنا کیوں مارا؟ یہ زندہ تھا مجھے بتلا دینا تھا۔ اتنی جرات یعقوب علیہ السلام کو نہیں ہوئی خدا کے سامنے تو بتاؤ!! تمہارے مردے کیا کریں گے۔ جو تین' چار' دس' بارہ گز زمین کے اندر دھسے ہوئے ہیں۔ جن کی بیوی کو تم دوسرا خاوند دے دیتے ہو۔ جس کے مال کو تم ورثہ' ترکہ کر کے بانٹ دیتے ہو۔ وہ کیا کر سکتے ہیں؟ وہ کیا خدا کا بگاڑ سکتے ہیں؟ اگر کوئی میرے بھائی' کوئی کسی کو بچا سکتا تو نبی ﷺ کے سامنے ابوطالب کا واقعہ تمہارے سامنے موجود ہے چچا کا؟ کچھ نہیں ہو سکتا؟ اللہ نہیں چاہتا کچھ نہیں ہو سکتا۔ بڑی کوشش کی' بڑی نصیحتیں کیں۔ لیکن قرآن کہتا ہے:

انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء وھوا علم باالمھتدین (۵۶)
(سورۃ القصص ع ۶)

فرمایا اے نبی ﷺ یہ تیرے اختیار میں نہیں؟ کہ جس کو چاہے وہ ہدایت کر سکے اور راہ راست پر لا سکے **ولکن اللہ یھدی من یشاء** یہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ چلو جی یہ بھی

بات رہی۔ ہاں! اس نے اسلام کو قبول نہیں کیا۔ کیا دین کو قبول نہیں کیا؟ ہدایت اس کے اختیار میں نہیں۔ اللہ کے اختیار میں تھی۔ لیکن یہ تو آپ کے ہاتھ میں تھا۔ یہ تو اللہ نے اختیار دیا تھا کہ انسان کسی بندے کے حق میں اللہ کے آگے دعا مانگے۔ استغفار کرے؟ آپ ﷺ نے سوچا چلو چچا مانتا نہیں میں ان کے لئے دعا کروں گا۔ استغفار کی۔ **مالم انہ** اگر روکا نہیں فوراً قرآن آتا ہے۔ قرآن مجید کھول کر دیکھو! سورۃ توبہ کے چودھویں رکوع کے اندر صاف الفاظ آئے ہیں۔

ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ماتبین لھم انھم اصحب الجحیم (۱۱۳) (سورۃ التوبہ ع ۱۴)

فرمایا کسی نبی کو یہ حق نہیں، کسی مسلمانوں کو یہ حق نہیں ایسے آدمی کے لئے دعا مانگے میری درگاہ میں ایسے آدمی کے لئے مجھ سے مغفرت مانگے۔ اس کے بخشوانے کے لئے دعا مانگے ایسے آدمی کے لئے جو شرک پر مرگیا ہو۔ مشرک کے لئے دعا مانگنے کی کوئی اجازت نہیں۔ مت اس کے لئے استغفار مانگو۔ روک دیا اگر کوئی آدمی اللہ کو کہہ سکتا تھا۔ تو یہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ یہ کہے کہ کیوں مرے چچا کی مغفرت سے روکتے ہو۔ اگر کوئی اللہ کی مرضی کو ٹال سکتا تھا؟ اگر کوئی موڑ سکتا؟ تو رسول اللہ ﷺ موڑتے۔ لیکن کوئی نہیں موڑ سکتا؟ کوئی نہیں بدل سکتا؟ خدا کی مرضی کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا؟ **لا تبدیل لکلمت اللہ**... (۶۴) (سورۃ یونس ع ۷)

لا مبدل لکلمتہ... (۱۱۶) (سورۃ الانعام ع ۱۴)

اس کے کلمات کو کون بدل سکتا ہے؟ اس کے فیصلے کو کون بدل سکتا ہے؟ تو میرے دوستو! یہ کوئی عقلمندی نہیں ہے کہ مخلوق کے سہارے پر خالق سے بگاڑا جائے۔ اور بندے اور محتاج کے سہارے پر احکم الحاکمین سے بگاڑا جائے۔ مردے اور مقبول سے بنا کر اور اس کے سہارے پر اللہ سے بگاڑا جائے یہ عقلمندی نہیں ہے؟ بھائیو! یہ کوئی عقلمندی نہیں؟ کوئی

آدمی کسی کو کام نہیں آسکتا؟ یہ خیال غلط ہے قرآن یہ خیال غلط سمجھتا ہے اور اس طرح برائیوں کا راستہ کھلتا ہے اور ان کے سہارے پر سارے کام ہوتے ہیں جو بناوٹی سہارے ہوتے ہیں وہ ایسے ہی ہوتے ہیں- حقیقی سہارا ایک اللہ کا ہے اور وہ ایسا سہارا ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے لیکن شرط ہے اس کے لئے دوسرے سہاروں سے ہاتھ اٹھانا پڑے گا- جو اسے امیدیں وابستہ ہیں اسے ختم کرنی پڑیں گی- ایک اللہ کا سہارا رہے گا- وہ آدمی ہے جو مضبوط ہے فرمایا:

فمن یکفر بالطاغوت ویؤمنْ باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لھا واللہ سمیع علیم(۲۵۷)(سورۃ البقرۃ ع ۳۴)

جب دوسروں کا انکار کروگے جو اللہ کے مقابلے میں کھڑے کئے گئے ہیں؟ اللہ کی بھی پوجا ان کی بھی پوجا اللہ کو پکارو ان کو بھی پکارو' اللہ کے آگے سر جھکایا اور ان کے آگے بھی سر جھکاؤ- اللہ کے نام دو دوسرے کے نام دو- یہ اللہ کے مقابلے میں طاغوت کھڑے کئے گئے ہیں- فرمایا **فمن یکفر بالطاغوت** جو ان طاغوتوں سے کفر کرے گا- انکار کرے گا **ویؤمنْ باللہ** ایک اللہ پر ایمان لے آئے گا **فقد استمسک بالعروۃ الوثقی** انہوں نے ایسی مضبوط کڑی کو پکڑ لیا- ایسی مضبوط کڑی کو اس نے پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں وہ ایسا سہارا ہے جو کبھی چھوڑنے والا نہیں- یہ ہے سہارا- لیکن! یہ تمہارے سہارے جن کو تم پکارتے ہو یہ بے کار ہیں قرآن ظاہر کرتا ہے- سورۃ یونس کے تیسرے رکوع میں فرمایا:

ویوم نحشرھم جمیعا ثم نقول للذین اشرکوا مکانکم انتم وشرکائو کم فزیلنا بینھم وقال شرکائوھم ما کنتم ایانا تعبدون (۲۸) فکفی باللہ شھیدا بیننا و بینکم ان کنا عن عبادتکم لغفلین(۲۹)(سورۃ یونس ع ۳)

فرمایا اس دن سارے دنیا والے اٹھائے جائیں گے قیامت میں- جو پوجنے والے ہیں ان کو بھی اٹھائیں گے اور جن کی پوجا کی گئی ہے اس کو بھی کھڑا کریں گے- دونوں سامنے کھڑے

ہوں گے **فزیلنا بینھم** الگ الگ کرکے کھڑا کریں گے۔ اس وقت یہ کہیں گے **وقال شرکائوھم ما کنتم ایانا تعبدون** پہلے تو وہ کہیں گے **واذا را الذین اشرکوا شرکاءھم قالوا ربنا ھولاء شرکائونا الذین کنا ندعوا من دونک فالقوا الیھم القول انکم لکذبون**(۸۶) (سورۃ النحل ع۱۲)

سورۃ النحل کے بارھویں رکوع میں فرمایا جب اپنے ان درگاہوں والوں کو دیکھیں گے۔ ان مزاروں والوں کو دیکھیں گے۔ جن کو اللہ کے علاوہ پوجتے ہیں پکارتے ہیں۔ جن کے نام کے چڑھاوے چڑھاتے ہیں، منتیں مانتے ہیں، جب ان کو دیکھیں گے تو کہیں گے مولا!! یہ وہی ہیں جن کو ہم پکارتے تھے، ان کو پوجتے تھے۔ یہ وہ ہیں جن کو ہم پکارتے تھے۔ قرآن کہتا ہے وہ جواب میں کہیں گے:

وقال شرکائوھم ما کنتم ایانا تعبدون(۲۸) تم جھوٹے ہو ہماری پوجا نہیں کرتے تھے؟ ہماری پوجا...؟ نہیں کرتے تھے **فکفی باللہ شھیدا بیننا و بینکم ان کنا عن عبادتکم لغفلین**(۲۹) وہ اللہ کی قسم کھا کھا کے کہیں گے جن کو تم پکارتے ہو، جن کو تم بلاتے ہو، جن کو پوجتے ہو، وہ قسمیں کھا کھا کے کہیں گے خدا گواہ ہے ہمیں کوئی پتہ نہیں۔ تم کس کو پکارتے تھے، کس کو بلاتے تھے ہمیں کوئی پتہ نہیں کوئی خبر نہیں، اب دیکھو یہ سہارے رہے؟ یہ سہارے کہتے ہیں ہم کو پتہ بھی نہیں تم کس کو پکارتے تھے۔ اب مسئلہ ایک نیا پیش آگیا۔ نیا مسئلہ نکل گیا یہاں۔ یہ تو پوجتے ہیں ان کا نام نام لے کر دیکھ رہے ہیں۔ دیکھ رہے ہیں کہ وہ ان کو پوج رہے ہیں۔ ان کے آگے سر جھکا رہے ہیں۔ ان کے آگے مانگ رہے ہیں۔ سجدے بھی کرتے ہیں قبروں کے سامنے یہ تو آنکھوں سے دیکھا سجدہ ،عینی وہی سجدہ جو نماز کا۔ لیکن قرآن ذکر کرتا ہے کہ وہ تو کہیں گے ہم کو آپ نہیں پوجتے تھے۔ قرآن یہ بھی مانتا ہے کہ وہ کہیں گے یہ ہی جن کو ہم پوجتے ہیں۔

ھولاء شرکائونا الذین کنا ندعوا من دونک...(۸۶)(سورۃ النحل ع۱۲)

یا اللہ تیرے علاوہ ان کو پوجتے تھے۔ ان کو پکارتے تھے وہ تو یہ کہیں گے اور وہ کہیں گے۔ اللہ کی قسم ہمیں تو خبر نہیں تم کس کو پکارتے تھے؟ وہ پوجتے بھی ہیں قرآن مانتا ہے کہ وہ پکارتے ہیں۔ لیکن وہ کہتے ہیں ہم و نہیں پکارتے؟ اب اس مسئلے کو حل کہاں سے کریں؟ یہ باتیں دونوں متعارض ہیں اس کا حل بھی قرآن نے خود پیش کیا ہے۔ اس کا حل خود قرآن نے پیش کیا؟ سمجھ یں آیا!!! سورۃ سبا کے پانچویں رکوع میں فرمایا:

ویوم یحشرھم جمیعا ثم یقول للملئکتہ اھولاء ایاکم کانوا یعبدون (۴۰) قالوا سبحنک انت ولینا من دونھم بل کانوا یعبدون الجن اکثرھم بھم مومنون(۴۱) (سورۃ سبا ع۵)

فرمایا قیامت کے روز جب اللہ سب کو اٹھائے گا۔ **یوم یحشرھم جمیعا** سب کو جمع کرے گا تو اس وقت **ثم یقول للملئکتہ اھولاء ایاکم کانوا یعبدون (۴۰)** او فرشتو اپنے ملائکوں کو کہے گا فرشتوں کو کہ بتاؤ! یہ لوگ تمہیں پوجتے تھے۔ یہ تم کو پکارتے تھے' فرشتوں کی بھی پوجا ہوتی ہے۔ دیکھئے فرشتوں کی پوجا معلوم ہے آپ کو؟ کیسے فرشتوں کو پوجتے ہیں؟ او مولویوں کے تعویزوں کو کھول لو۔ ایک کونے پر یاجبریل' دوسرے پے یامیکائل کہیں یااسرافیل کہیں یاعزرائیل کہتے ہیں یہ ملک موکل ہیں دنیا کو روکتے ہیں روکنے والا تو اللہ ہے۔ جیساسورۃ فاطر کے آخری رکوع میں فرمایا؟

ان اللہ یمسک السموت والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہ انہ کان حلیما غفورا(۴۱) (سورۃ فاطر ع۵)

فرمایا یہ آسمان زمین جو کھڑے ہیں ان کو میں نے روکا ہے۔ میں ان کو تھامے ہوا ہوں لیکن اگر ان کو گرنے پے آجائیں تو دنیا کی کوئی طاقت میرے بعد ان کو روک نہیں سکتی؟ یہ کہتے ہیں یہ ملک موکل ہیں۔ لہٰذا ان کا نام لکھتے ہیں یاجبرئیل یامیکائیل یاعزرائیل یااسرافیل یا فلاں یافلاں۔ اس طرح فرشتوں کو پوجتے ہیں قیامت کے دن اللہ فرشتوں سے پوچھے گا

اھولاء ایاکم کانوا یعبدون(۴۰) (سورۃ سبا) یہ لوگ تم کو پوجتے تھے تو وہ جواب دیں گے **قالوا سبحنک انت ولینا من دونھم...**(۴۱) (سورۃ سبا) یااللہ ہماری توبہ۔ تیری شان پاک ہے تیرے ساتھ کون شریک ہو سکتا ہے۔ ہمارا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ہمارا ولی تو تو ہے۔ ہمارا تعلق تو تمہارے ساتھ ہے لیکن یہ لوگ ہم کو نہیں پوجتے تھے **بل کانوا یعبدون الجن** یہ شیطانوں کو پوجتے تھے۔ یہ تو شیطانوں کو پوجتے تھے ہم کو نہیں؟ ہم کو نہیں شیطانوں کو پوجتے سوال آن کے پڑتا ہے جبرئیل کس شیطان کا نام ہے۔ میکائیل اسرافیل کونسے شیطان کا نام ہے؟ یہ فرشتوں کے نام ہیں۔ فرشتوں کے نام لے کر پکار رہے ہیں۔ فرشتوں کا نام لے کر پوج رہے ہیں اور وہ کہیں کہ نہیں یہ تو شیطان کو پوجتے تھے۔ قرآن نے یہ بھی جواب دیا ہے۔ فرمایا:

اکثرھم بھم مومنون(۴۱) (سورۃ سبا ع۵)

ان ہی کو مانتے ہو۔ ان کے کہنے پر پوجا کرتے ہیں۔ فرشتوں نے نہیں کہا۔ معلوم ہوا جس کے کہنے پر تم پوجا کرتے ہو۔ یہ پوجا ان کی ہے۔ قیامت کے دن جب وہ انکار کریں گے کہ ہمیں پتہ نہیں تم کس کو پکارتے ہو۔ یہ ہم نے تم کو نہیں کہا۔ کہنے والا شیطان تھا یہ پوجا ان کی ہے۔ قرآن کہتا ہے:

ان یدعون من دونہ الا اناثا و ان یدعون الا شیطانا مریدا(۱۱۷) (سورۃ النساء ع۱۸)

تم چاہے نبیوں کو پکارتے رہو۔ چاہے ولیوں کو پکارتے رہو۔ چاہے فرشتوں کو پکارتے رہو لیکن وہ اللہ کے نیک بندے، اللہ کے برگزیدہ بندے ان کا شان بالا ہے کہ وہ شرک کی تعلیم دیں۔ انہوں نے کبھی یہ تعلیم نہ دی۔ وہ شرک سے راضی نہیں۔ وہ کبھی شرک سے راضی نہیں۔ وہ کبھی اس سے خوش نہیں کہ ہماری کوئی پوجا کرے۔ لیکن تم نے شیطان کے کہنے پر یہ کام کیا لہٰذا چاہے تم نبی کا نام لو۔ چاہے ولی کا نام لو۔ فرشتے کا یہ نہ پوجا نبی کی ہوگی نہ ولی کی، اور نہ فرشتے کی ہوگی۔ کیونکہ وہ راضی نہیں یہ شیطان کا کہا مان کر تم نے کیا۔ لہٰذا یہ

شیطان کی پوجا ہوگی اور کسی کی نہیں۔ یہ پوجا شیطان کی ہوگی۔ تو اس طرح میرے بھائیو یہ تمام سہارے وہاں نہیں رہیں گے۔

فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتسائلون(۱۰۱) (سورۃ المومنون ع ۶)

سورۃ المومنون کے آخری رکوع میں فرمایا کہ جب صور کے اندر پھونکا جائے گا یعنی لوگوں کو جب اٹھایا جائے گا فرمایا اس دن کوئی تعلقات استوار نہیں ہوں گے کوئی واسطے کوئی ناطے کوئی تعلقات کام آنے والے نہیں

الاخلاء یومئذ بعضھم ببعض عدو الا المتقین(۶۷) (سورۃ الزخرف ع ۶)

سورۃ زخرف کے چھٹے رکوع کے اندر فرمایا تو اس دن سارے دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ گے کوئی کسی کے ساتھ تعلق نہیں رہے گا۔ مگر وہ جو متقی اور پرہیزگار ہوں گے۔ تو یہ سہارے وہاں نہیں رہ سکتے۔ یہ سہارے وہاں نہیں رہیں گے!! ابراہیم علیہ السلام کا اللہ نے اس بات کے متعلق خطبہ بیان کیا۔ فرمایا:

وقال انما اتخذتم من دون اللہ اوثانا مودۃ بینکم فی الحیوۃ الدنیا ثم یوم القیمۃ یکفر بعضکم ببعض ویلعن بعضکم بعضا وماوٰلکم النار ومالکم من نصرین (۲۵) (سورۃ العنکبوت ع ۳)

سورۃ العنکبوت کے تیسرے رکوع کے اندر فرمایا کہ جب وہ قیامت کا دن آئے گا اس وقت تم ایک دوسرے کے ساتھ دوستی بنا رکھے ہو۔ پوجتے ہو پجواتے ہو۔ ایک ساتھ کے دوستی ہے لیکن قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ گے۔ ایک دوسرے پر لعنت بھجواؤ گے۔ کوئی تعلق وہاں نہیں رہے گا۔ لہٰذا میرے بھائیو!! اللہ کے سوا جتنے سہارے ہیں وہ ٹوٹ جائیں گے لیکن ایک سہارا اللہ کا ٹوٹنے والا نہیں

فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لاانفصام لہا

یہ اب سہارا ہے جو دوسری درگاہوں سے ہاتھ اٹھا کر ایک اللہ کے دروازے کو چمٹ

جاؤ۔ یہ ایسا سہارا ہے جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ...(۳) (سورۃ الطلاق ع۱)

جو اللہ پر بھروسہ کرے گا وہی کامیاب ہو گا۔ اللہ اس کو کافی ہو گا فرمایا

وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون(۱۲۲) (سورۃ ال عمران ع۳)

جب مسلمان کہلواتے ہو ایمان والے کہلواتے ہو تو اللہ پر بھروسہ کرنا چاہے۔

وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون(۱۲) (سورۃ ابراہیم ع۲)

جن کو بھروسہ کرنا ہے وہ اللہ پر بھروسہ کرے

قل افرئیتم ماتدعون من دون اللہ ان ارادنی اللہ بضر ھل ھن کشفت ضرہ او ارادنی برحمتہ ھل ھن ممسکت رحمتہ قل حسبی اللہ علیہ یتوکل المتوکلون(۳۸) (سورۃ الزمر ع۴)

سورۃ الزمر کے چوتھے رکوع کے اندر فرمایا اے لوگوں نوٹ کرلو۔ اگر خدا تم پر کوئی تم ان کو کہہ دو اے نبی ﷺ جو شرک کے معاملے میں تمہارے ساتھ لڑتے ہیں۔ ان کو کہہ دو اے لوگو! سن لو! اگر میں اللہ کے ساتھ شرک کر بیٹھوں اور اللہ کا کوئی عذاب آنے لگے۔ اللہ مجھے کسی مصیبت میں گرفتار کرے۔ کیا یہ تمہارا معبود مجھے چھڑوا سکتے ہیں؟ مشکل کشائی کرسکتے ہیں؟ بچاسکتے ہیں؟ اللہ کی مصیبت کو ٹال سکتے ہیں؟ اللہ کے آنے والے عذاب کو روک سکتے ہیں؟

او ارادنی برحمتہ ھل ھن ممسکت رحمتہ

اگر اللہ کی رحمت مجھ پر نازل ہونی شروع ہوجائے کیا یہ تمہارے معبود یہ تمہاری درگاہیں اللہ کی رحمت کو روک سکتی ہیں؟ کوئی جواب نہیں دیتا۔ کسی کے کے مشرک کو ہمت نہیں ہوتی نہ ابوجہل کو ہمت ہوتی ہے نہ ابولہب کو ہمت ہوتی ہے۔ نہ عتبہ کو ہمت ہوتی ہے نہ ابوطالب کو ہمت ہوتی ہے۔ تمہیں بھلے ہمت ہو کہ یہ اللہ کی باتوں کو ٹال دیتے ہیں۔

تم بے شک کہتے جاؤ۔ لیکن مشرکوں نے یہ نہیں کہا۔ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ سب خاموش ہو گئے تو اللہ نے کہا **قل حسبی اللہ** جب کوئی مصیبت اللہ کی طرف سے آنے والی کو نہیں ٹال سکتا؟ اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی رحمت کو روک نہیں سکتا تو پھر ایک اللہ ہی کافی ہے **وعلیہ فلیتو کل المتو کلون**

جو بھروسہ کرنے والے ہیں وہ بھروسہ اس پر کرے کوئی اور بھروسہ کرنے کے قابل نہیں رہا۔ یہ سارے سہارے بے کار ہیں۔ یہ سہارے کوئی چیز نہیں جن سہاروں کے بل بوتے پر تم اللہ کی نافرمانی کرتے ہو یہ غلط بات ہے۔ سودے میں جھوٹ بول لو۔ سود کھالو۔ تول ناپ میں دھوکا کرلو۔ جی ہاں!! چھڑوادیں گے جن کے نام کا حلوہ کرتے ہیں۔ جن کے نام کی کھیر کرتے ہیں یہ چھڑوا دیں گے۔ کیا یہ پہلے لوگ نہیں تھے؟ ان پر بھی عذاب آیا انہوں نے خدا کی نافرمانی کی۔ اللہ کے حدود کو توڑا کوئی ان کو کام آیا؟ فرمایا:

ولقد اھلکنا ما حولکم من القری وصرفنا الایت لعلھم یرجعون (۲۷) فلولا نصرھم الذین اتخذوا من دون اللہ قربانا الھتہ بل ضلوا عنھم وذلک افکھم وما کانوا یفترون (۲۸) (سورۃ الاحقاف ع ۴)

سورۃ الاحقاف کے چوتھے رکوع میں فرمایا تم سے پہلے بھی ایسے لوگ تھے جنہوں نے اپنے وسیلے بنائے اپنے سہار بنائے۔ ہم نے ان لوگوں کو ہلاک کیا۔ ان کی بستیوں کو ختم کردیا لیکن کوئی ان کے قریب نہیں آیا۔ **فلولا نصرھم الذین اتخذوا من دون اللہ قربانا الھتہ** جن کو انہوں نے اس لئے پوجا تھا ان کی سیوا اس لئے کی تھی۔ ان کے چڑھاوے اس لئے چڑھائے تھے۔ کہ ہماری ان تک ان کی اس تک! یہ ہمیں اس کے ہاں نزدیک کریں گے۔ یہ ہمارے وسیلے ہیں ان کے طفیل ہماری جان بچے گی یہ ہمیں چھڑوائیں گے فرمایا اس وقت وہ کام کیوں نہیں آئے؟ اور کیوں کام نہیں آئے؟ فرمایا:

فما اغنت عنهم الھتهم التی یدعون من دون الله من شئی لما جاء امر ربک وما زادوھم غیر تتبیب(۱۰۱) (سورۃ ھود ع۹)

سورۃ ھود کے نویں رکوع کے اندر فرمایا۔ کیا فرمایا؟ فرمایا جب اللہ کا حکم آگیا جب اللہ کا عذاب آگیا کوئی کسی کو کام نہیں آیا جن کو وہ پوجتے تھے۔ جن کو اپنا معبود بناتے تھے۔ جن کی سیوا کرتے تھے کوئی کام نہیں آیا۔ سورۃ عنکبوت کے چوتھے رکوع میں فرمایا:

فکلا اخذنا بذنبہ فمنھم من ارسلنا علیہ حاصبا ومنھم من اخذتہ الصیحۃ ومنھم من خسفنا بہ الارض ومنھم من اغرقنا وما کان اللہ لیظلمھم ولکن کانوا انفسھم یظلمون (۴۰) مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کمثل العنکبوت اتخذت بیتا وان اوھن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون(۴۱) (سورۃ العنکبوت ع۴)

فرمایا ہم نے گناہوں میں پکڑا ہر ایک کو اپنے اپنے گناہ میں پکڑا کسی کے لئے پتھر برسائے ان کو تباہ کردیا۔ پتھروں کی بارش بھیج کر کسی پر دہشت ناک ایسی آواز جس سے اوندھے ہو کر مرگئے۔ کسی کے لئے زمین پھاڑ کر اندر ٹھونس دیا ان کو کسی کے لئے طوفان لا کر ڈبو دیا۔ لیکن کوئی قریب نہیں آیا۔ وہ خود ظالم تھے کوئی قریب نہیں آیا کیونکہ جن کو وہ سہارا بناتے ہیں قرآن کہتا ہے۔ اللہ کے سوا جن کو سہارا بنا کر پوجتے ہو ان کی مثال ایسے ہے جیسے مکڑی اپنا گھر بنالے۔ مکڑی کا گھر کتنا کمزور ہے تمہارے معبود بھی ایسے ہی کمزور ہیں۔

ضعف الطالب والمطلوب(۷۳) ماقدروا اللہ حق قدرہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز (۷۴) (سورۃ الحج ع۱۰)

تم بھی بے کار، تمہارے معبود بھی بے کار، پوجنے والے بھی بے کار، جن کو پوجا کرتے ہو وہ بھی بے کار۔ او ظالمو! تم کو اللہ کی قدر نہیں جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے۔

وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسموت مطویت بیمینہ سبحنہ وتعلی عما یشرکون(۶۷) (سورۃ الزمر ع۷)

یہ ساتوں آسمان، ساتوں زمینیں اللہ کے ہاتھ میں ہوگا جو ہاتھ میں پکڑ کر کہے گا؟ **این الملوک الارض** (صحیح بخاری ۷۰۲) کہاں ہے زمین کے بادشاہ **لمن الملک الیوم** آج بادشاہی کس کی ہے **للہ الواحد القہار** (۱۶) (سورۃ المومن ع ۲) ہاں! جی سندھ قلندر کی ہے، پتہ لگے گا جب خدا کے سامنے جاؤ گے جس کو چاہو بادشاہ بناتے پھرو ملک کا!! مرگیا زمین کے اندر کھود کے دیکھو ہڈی بھی ہاتھ میں نہیں آئے گی۔ خدا کی قسم!! ایک ہڈی بھی نہیں ملے گی لیکن تم یہاں بادشاہ بنا بیٹھے ہو۔ رات دن اسی کا نام۔ نعمتیں خدا کی کھا رہے ہو آنکھیں خدا کی دی ہوئی سے دیکھ رہے ہو۔ او شرم کرو بے شرمو! کچھ حیاء کرو!! اس کی دی ہوئی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو اس کے دئے ہوئے کانوں سے سن رہے ہو اس کے ایک ایک عضوے سے کام لے رہے ہو اس کی دی ہوئی زبان سے بول رہے ہو۔ اس کے علم سے فائدہ لے رہے ہو۔ اس کا رزق کھا رہے ہو۔ اس کا پانی پی رہے ہو۔ اس کے سائے سے فائدہ لے رہے ہو۔ اس کی دھوپ سے فائدہ لے رہے ہو۔ اس کی روشنی سے فائدہ لے رہے ہو۔ اس کے سورج و چاند سے فائدہ لے رہے ہو، اس کے رات اور دن سے فائدہ لے رہے ہو۔ اس کے پھل اور غلے سے فائدہ لے رہے ہو۔ لیکن! نام دوسرے کا۔ سندھ قلندر کی ہے؟ تمہارا ریڈیو بھی قلندر کا، زمیں بھی قلندر کی، بچے بھی قلندر کے، عورتیں بھی، ساری چیزیں بھی قلندر کی ہیں۔ خدا کس کو یاد ہے؟ او ہے گواہ۔ او خیر مانگو۔ عذاب نہ آجائے خدا کا۔ یہ تمہارا قلندر کچھ نہیں کر سکتا۔ یہ قیامت کے دن پتہ چلے گا۔ جب اللہ کی طرف سے آواز آئے گی۔ **لمن الملک الیوم**؟

آج کس کی بادشاہی ہے؟ کوئی ہے میرے سامنے کوئی نہیں آئے گا **للہ الواحد القہار** ایک اللہ کی بادشاہی ہے۔

میرے محترم دوستو!! میرے محترم بھائیو!! مسئلے کو سمجھو صحیح طور پر مسئلے کو سمجھنے کی کوشش کرو؟ یہ غلط سہارے ہیں جن پر تم بھروسہ کرتے ہو۔ اللہ کا سہارا جو ہے۔ وہ کبھی

ٹوٹنے والا نہیں

ومن یسلم وجہہ الی اللہ وھو محسن فقد استمسک بالعروۃ الوثقی والی اللہ عاقبتہ الامور (۲۲) (سورۃ لقمان ع ۳)

سورۃ لقمان کے تیسرے رکوع میں فرمایا **ومن یسلم وجہہ الی اللہ وھو محسن** جو اپنے آپ کو اللہ کے لئے جھکا دیتا ہے۔ جو اپنے آپ کو اللہ کے لئے جھکا دیتا ہے۔ اللہ کے آگے جھکا دیتا ہے۔ اس کے حکم کے آگے' اس کی شریعت کے آگے' اس کے قانون کے آگے' اس کے فرمان کے آگے' جو اپنے آپ کو جھکا دیتا ہے۔ اس کے حکم کے آگے' اس کے دروازے کے آگے اپنے آپ کو جھکا دیتا ہے **وھو محسن** وہ نیکو کار بھی ہے نیک عمل بھی کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے **فقد استمسک بالعروۃ الوثقی** اس نے ایسی مضبوط کڑی کو لے لیا جو ٹوٹنے والی نہیں باقی کوئی سہارا نہیں کسی سہارے پر مت رہنا۔ او مسلمانو!! اپنے دین کو پہچانو! اپنے عقیدے کو پہچانو۔ جس عقیدے کو اللہ کے انبیاء علیہم السلام نے پیش کیا۔

وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لاالہ الا انا فاعبدون (۲۵) (سورۃ الانبیاء ع ۲) جو بھی ہم نے پیغمبر بھیجے جو بھی ہم نے رسول بھیجا۔ ہر ایک نے یہی دنیا کو پیغام دیا یہی پہنچایا اس کے طرف ہم نے یہی پیغام بھیجا کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں کوئی حاجت روا نہیں۔ کوئی داتا دستگیر نہیں۔ میری پرستش کرو! بہرحال میرے دوستو! یہ وہ چیز تھی جس کو اللہ کے انبیاء علیہم السلام نے پیش کیا' یہ وہ عقیدہ تھا جو سب آسمانی کتابوں میں ہے۔

ہاں! تو اللہ سے دعا مانگو۔ اللہ تعالی ہمارے عقیدے کو درست کرے ہمارے اعمال کو درست کرے۔ ہمارے اخلاق کو درست کرے۔ ہماری نیکی کو خالص بنائے۔ اور ہمیں ان رسومات سے بچائے' ان غلط اعتقاد سے بچائے جن کے کرنے کی وجہ سے پچھلی قومیں برباد ہوئیں۔ گناہوں' برائیوں میں گرفتار ہوئیں اور ان کی تباہی ہوئی۔ ہم ان ہی سے بچ سکتے ہیں اور بچنے کی صورت نہیں ہے' اللہ ہم سب کو نیکی کی توفیق دے اور صحیح راستے پر چلائے اور

غلط رستے سے بچائے۔

واخر دعونا ان الحمدللہ رب العلمین

محترم جماعتی بھائیو!

دین اسلام ایک ایسی نعمت ہے جس میں انسان جو گناہ کرتا ہے اس گناہ کو ختم کرنے کے اللہ پاک نے کئی طریقے بیان کئے ہیں ان میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ کوئی دینی لٹریچر چھپوا کر تقسیم کیا جائے اسے جب تک پڑھا جائے گا اور اس پر عمل کیا جائے گا تو اس کا ثواب اس انسان کو بھی پہنچتا رہے گا جس نے لٹریچر چھپوا کر تقسیم کیا ہوگا۔

عزیز دوستوں! یہ لٹریچر جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس طرح مختلف موضوعات پر آپ بھی اپنے رزق حلال سے لٹریچر چھپوئیں اور زمین پر بسنے والے انسانوں میں تقسیم کرکے صدقہ جاریہ کے حق دار بنئے۔

رابطہ کے لئے فون: 7511932,741426

الراشدی مسجد موسیٰ لین کراچی۔

اغلاط کی تصحیح

صفحہ نمبر	سطر نمبر (اوپر سے)	غلطی	تصحیح
۱	۹	حمزہ	ھمزہ
۲	۴	کو خالق	کا خالق
۳	۶	لیکن دوسرے	ایک دوسرے
۵	۱	اپنی بنا	اپنی بناتا ہے
۷	۱۰	وتوك الحی۔۔	وتوکل علی الحی
۷	۱۲	پہلا مسئلہ : پر بھروسہ	زندے پر بھروسہ
۷	۱۳	وتوکل علی ال	وتوکل علی الحی
۷	۱۶	ك علیھا فان	کل من علیھا فان
۸	۴	حاجت روا نہیں اللہ کے	سوائے اللہ کے
۸	۱۴	بالاخحسرین اعمالا	بالاخسرین اعمالا
۹	۱۵	حتیٰ ترازو	حتیٰ کہ ترازو
۱۰	۹	راستہ نہین	راستہ نہیں
۱۱	۷	السلام نے میں	السلام میں
۱۱	۹	السلام اپنی امت	السلام نے اپنی امت
۱۱	۱۴	اور یہ اس کے سوا	اور نہ اس کے سوا
۱۲	۱۷	کذا ابلغتکم	قد ابلغتکم
۱۲	آخری لائن	فانی لکم	فانی لا املك لکم
۱۳	۲	پہنچادیا کہ اور	پہنچادیا اور
۱۳	۶	یہ نہ کہا	یہ نہ کہنا

۱۹	۹	دیکھاتا	دکھاتا
۱۹	۱۸	بااالمھتدین	بالمھتدین
۲۳	۳	ہم لو	ہم کو
۲۳	۵	سمجھیں آیا	سمجھ میں آیا
۲۳	۱۹	اگران کو گرنے	اگریہ گرنے
۲۴	۸	یہ توشطان	یہ توشیطان
۲۹	۱۶	حق قدرہ	دوبارٹائپ ہوگیا ہے

وباللہ التوفیق، وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین